حبل اللہ کو تھامتے ہوئے حالت اسلام پر جان دینا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍ اکتوبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ (آل عمران: ۱۰۳-۱۰۸)

پھر فرمایا:

قرآن کریم کی جو آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ آل عمران سے لی گئی ہیں اور 103 سے لیکر 108 تک کی آیات ہیں جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اس طرح کرو کہ تقویٰ کا حق ادا ہو جائے حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور کیسے حق ادا ہوگا؟ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝ کہ تم نے جان نہیں دینی، تم نے مرنا نہیں جب تک تم یہ یقین نہ کرلو کہ تم پوری طرح مسلمان ہو چکے ہو۔ ہرگز ایسی حالت میں جان نہیں دینی کہ تم مسلمان نہ ہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا یہ ایک بہت ہی بڑا مشکل کا مقام ہے اور تقویٰ کا حق ادا کرنا جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہوا ہے ایک ایسا فرض ہے جو زندگی کے ہر لمحہ ساتھ رہتا ہے اور ایک لمحہ بھی اس سے جدا نہیں ہوتا کیونکہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں کوئی لمحہ ایسا نہیں، جس کے متعلق کہہ سکے کہ میں فلاں لمحہ مروں گا اس لئے اس وقت تقوی اختیار کرلوں گا۔ تو شرط اتنی مشکل کر دی، تعریف اتنی مشکل بنادی کہ جب تک انسان ہر لمحہ پر تقویٰ کے ساتھ نگران نہ ہو جائے اس وقت تک حَقَّ تُقٰتِهٖ والی بات پوری نہیں ہوسکتی کیونکہ کسی لمحہ بھی موت آسکتی ہے اور ہر لمحہ انسان کو اپنے تقویٰ کا نگران ہونا پڑے گا۔

ایک عجیب آیت ہے جو بظاہر اتنی مشکل ہے کہ کسی انسان کے بس میں اس کے مقصد کو پورا کرنا نظر نہیں آتا۔ غیر معمولی طور پر اللہ کا فضل کسی بندے پر ہو تو وہ تو یہ کام کرسکتا ہے لیکن ہر انسان کے قبضہ قدرت میں بظاہر یہ بات نظر نہیں آتی کہ تقویٰ کا ایسا حق ادا کرے کہ دن اور رات، سوتے اور جاگتے زندگی کا ایک بھی لمحہ اس پر نہ گزرے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے تابع زندگی نہ بسر کر رہا ہو لیکن جوں جوں ہم آگے بڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس مضمون کو آسان بھی کرتا چلا جاتا ہے اور ایسے طریق بتاتا چلا جاتا ہے جن کو اخذ کرنے کے نتیجہ میں کمزور حصہ بھی ایک حد تک اپنی ذمہ داری کو ادا کرسکتا ہے۔ چنانچہ اس سے اگلی آیت میں ایک اور تقویٰ کا معیار پیش فرمایا گیا:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

تم ایک بات پر اگر قائم ہو جاؤ تو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی عطا ہوگی جس کے نتیجہ میں تمہاری نیکیاں قبول کی جائیں گی اور تمہاری کمزوریوں سے درگزر کی جائے گی اور وہ یہ ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور آپس میں افتراق نہ کرو، ایک دوسرے سے پھٹ نہ جاؤ ایک دوسرے کے ساتھ رہو اور اپنی جمعیت کو منتشر نہ ہونے دو۔

حبل اللہ کیا ہے اسکے متعلق حقیقی اور اصلی تعریف تو یہ ہے کہ حبل اللہ نبی اللہ کو کہتے ہیں کیونکہ آسمان سے کوئی رسی ظاہری طور پر ایسی نظر نہیں آتی اترتی ہوئی جس پر کوئی مومن ہاتھ ڈال لے اور پھر وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے۔ جو کچھ بھی آسمان سے اترتا ہے وہ انبیاء کے دلوں پر اترتا ہے اور انبیاء ہی حبل اللہ ہوتے ہیں جن کا ہاتھ انسان مضبوطی سے تھام لے تو گویا خدا کا ہاتھ تھام لیا۔ چنانچہ بیعت کا یہی فلسفہ ہے۔

حبل اللہ کو تھامنے والے وہ تھے جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ تھاما اور پھر وہ ہاتھ کاٹے تو گئے لیکن الگ نہ ہوئے۔ ایسا جڑے اس ہاتھ سے کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ان ہاتھوں کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے الگ نہ کر دے۔ چنانچہ دوسری جگہ اسی مضمون کو واضح کرتا ہوا فرماتا ہے لَا انْفِصَامَ لَهَا ان کا ہاتھ ایسے کڑے پر پڑ جاتا ہے لَا انْفِصَامَ لَهَا وہ کڑا نہیں ٹوٹ سکتا اور اس کڑے سے وہ ہاتھ جدا نہیں ہو سکتا کسی طرح بھی وہ علیحدگی پھر ممکن نہیں رہتی۔ تو فرمایا کہ تم اگر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا دامن نہ چھوڑو تو پھر تمہیں کوئی خوف نہیں۔ پھر جس آن بھی تمہاری موت آئے گی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ موت تقویٰ کی موت ہوگی۔

اب جو بظاہر ایک بہت ہی مشکل مضمون تھا اور واقعۃً اسکے باریک پہلو بہت ہی مشکل ہیں اور حقیقت میں وہ حق ادا کرنے والا جس کا پہلی آیت میں ذکر ہے سوائے محمد مصطفیٰ ﷺ کے کوئی اپنی کامل صورت میں ممکن ہی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ آپؐ کی پیروی میں کوئی قدم آگے بڑھائے اور ظل

بن جائے لیکن فی ذاتہٖ اول طور پر یہ مقام صرف اور صرف حضرت محمد مصطفی ﷺ کا مقام ہے جو اس آیت میں بیان ہوا وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴿۱۰۳﴾ بہر حال آپ کے غلاموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید آسانیاں پیدا فرمائیں اور یہ بنیادی شرط مقرر فرما دی کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ اختیار نہ کرو۔

جب انبیاء گزر جاتے ہیں تو انبیاء کے بعد ان کے خلفاء ان کی نمائندگی کرتے ہیں اور بیعت خلافت بھی اسی لئے لی جاتی ہے۔ خلیفہ فی ذاتہٖ تو اللہ کی رسی نہیں ہے لیکن اللہ کی رسی کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے اسلئے حقیقت میں جب آپ خلافت کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ تھماتے ہیں تو فی الحقیقت حضرت محمد مصطفی ﷺ کی غلامی کا عہد کر رہے ہوتے ہیں اسکے سوا تو خلیفہ کی کوئی حیثیت نہیں اگر وہ غلامی حاصل نہ ہو تو دو کوڑی کی بھی قیمت نہیں ہے خلیفہ کی اس لئے جب اس طرف توجہ مبذول ہوتی ہے تو بیعت کی قیمت بھی بہت بڑھ جاتی ہے بیعت کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں اور وَلَا تَفَرَّقُوْا کے نتیجے میں جو انذار بھی ہے اسکی طرف بھی توجہ مبذول ہو جاتی ہے کہ کوئی انسان جب بیعت کرنے کے بعد ایسی حرکت کرتا ہے جس سے افتراق پیدا ہو جس سے دل پھٹتے ہوں اس کا بہت ہی خطرناک نتیجہ نکل سکتا ہے اور تقویٰ کے اوپر ضرب لگانے والی بات ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس مضمون کو اور زیادہ وضاحت کے ساتھ اور کسی قدر نرمی اور رحم اور شفقت کے ساتھ بیان فرماتا ہے وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اگر تم ویسے خوف نہیں کھاتے تو کچھ یہ احساس ہی کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کتنا احسان کیا تھا، کتنی بڑی نعمت تھی جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل فرمائی اور کن تباہیوں سے تمہیں بچایا ہے اتنا ہی احساس کرو۔ مختلف رنگ ہوتے ہیں سمجھانے کے بعض لوگ انذار سے سمجھتے ہیں، بعض لوگ احسان یاد دلانے سے سمجھتے ہیں، بعض تبشیر سے سمجھتے ہیں اور قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ ہر رنگ اختیار فرماتا ہے جو دل جس مزاج کا ہو اسکے دل پر کوئی نہ کوئی بات اثر کر جاتی ہے۔ فرمایا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اللہ کی نعمت کا خیال کرو کتنی عظیم الشان نعمت خدا نے تم پر کی اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ تم تو دشمن تھے باہم دگر، تم تو ایک دوسرے کی نفرتوں میں مبتلا تھے اور غیظ وغضب کی آگ بھڑک رہی تھی

تمہارے سینوں میں ایک دوسرے کے خلاف فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ تمہارے دلوں کو اس طرح محبت سے باندھ دیا اللہ تعالیٰ نے فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا کہ تم بھائی بھائی بن گئے۔ غیر معمولی محبتیں نصیب ہوئی ہیں محمد مصطفی ﷺ کی وساطت سے آنحضرتؐ کے غلاموں کو اور اسی طرف اشارہ ہے۔

اتنا شدید دشمنی میں مبتلا تھا عرب کہ ہر قبیلہ دوسرے سے بٹا ہوا تھا، ہر عہد اور دوستی کے پیمان دراصل نفرت پر مبنی ہوا کرتے تھے جس طرح آجکل کے زمانہ میں دنیا نفرتوں میں بٹی ہوئی ہے اور دوستی کے عہد و پیمان کا مطلب ہے فلاں قوم کے خلاف ہماری دوستی ہے، فلاں دشمن کے خلاف ہماری دوستی ہے۔ اسی طرح عربوں کی حالت تھی اور دنیا جب تباہی کے کنارے پر پہنچا کرتی ہے تو اس کا یہی حال ہو جایا کرتا ہے۔ دوستی اپنے مثبت معنی چھوڑ دیتی ہے اور منفی معنی اختیار کر لیتی ہے۔ کسی کو دکھ پہنچانے کے لئے دوستی، کسی پر ظلم کرنے کے لئے دوستی، کسی کی دشمنی میں اتحاد، کسی کی عدوات میں اتفاق یہ سارے قرینے تباہی اور ہلاکت کے قرینے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عرب سوسائٹی میں بہت نمایاں طور پر یہ خصوصیات پیدا ہو گئی تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ تم آگ کے کنارے پر پہنچ چکے تھے جس طرح آج کل دنیا آگ کے کنارہ تک پہنچ چکی ہے اور بڑھ رہی ہے تو وہی حالت اس وقت کے عرب کی تھی فرماتا ہے فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا عام دستور تو یہ ہے کہ جب قوموں میں یہ علامات پیدا ہو جایا کریں تو پھر وہ واپس نہیں آیا کرتیں۔ پھر وہ ہلاک ہو جایا کرتی ہیں فرمایا یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہلاکت کے منہ سے تمہیں کھینچ کر واپس نکال لیا اور محمد مصطفی ﷺ کے توسط اور آپؐ کے احسان کے نتیجے میں تمہیں اس تباہی سے آزاد کر دیا۔ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۰۴﴾ اسی طرح اللہ تعالیٰ کھول کھول کر اپنی آیات تمہارے سامنے رکھتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اگر چہ مرور زمانہ سے بعض جماعتوں میں اختلافات بھی پیدا ہو گئے تھے، بعض نفرتوں نے بھی جگہ لے لی تھی۔ اتفاقات اختلافات میں بدل رہے تھے اس کے باوجود یہ جو دشمنی کا دور آیا ہے اور خاص طور پر حکومت کی طرف سے جو معاندانہ رویہ اختیار کیا گیا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر جماعت پر یہ

فضل فرمایا اور یہ بھی ایک بہت ہی عظیم الشان فضل ہے جسے جماعت کو کبھی بھلانا نہیں چاہئے کہ بہت سی ایسی جماعتیں جن میں تیس تیس چالیس چالیس سال سے دشمنیاں چلی آرہی تھیں۔ان کے اندر سارے اختلافات دور ہو گئے اور باہمی محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ ایثار اور قربانی کی روح سے وہ ملنے لگے۔ چنانچہ کثرت کے ساتھ ایسی رپورٹیں مجھے موصول ہوتی رہی ہیں اور اب بھی ہو رہی ہیں کہ جن جن جماعتوں کے متعلق اختلافات کا پتہ چلا وہاں مرکزی نمائندے پہنچے اور ان کو بتایا کہ دیکھو! یہ دن کون سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کے ساتھ تمہیں لڑنے والوں، افتراق پیدا کرنے والوں، دشمنی کرنے والوں سے نکالا اور ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا تھا اب تم اس حالت میں دوبارہ واپس لوٹ رہے ہو جب کہ غیر بھی تمہارے دشمن ہو چکے ہوں اگر خدا کو بھی تم نے اپنا نہ بنایا تو تمہارا کیا رہے گا؟ چنانچہ یہ سادہ نصیحت کے کلمات جب جماعت کے کانوں تک پہنچے تو جو ردعمل دکھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے اور بعض معاف کرنے والوں کی چٹھیاں بھی مجھے آئی ہیں اور بعض معافی مانگنے والوں کی چٹھیاں بھی آئی ہیں اور جو کیفیات انہوں نے لکھی ہیں وہ نا قابل بیان ہیں۔ کہتے ہیں آپ تصور نہیں کر سکتے کہ کیسی لذتیں ہمیں عطا ہوئی ہیں اللہ کی طرف سے دشمنیاں بھلانے کے نتیجے میں اور معافیاں دینے کے نتیجہ میں۔ بیسیوں سال اپنی جہالت میں ہم نے عناد پالے، ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کی تعلیم دی، خاندانوں کو بانٹا۔ان کے لئے بھی آگ پیدا کی اپنے لئے بھی آگ پیدا کی لیکن یہ عجیب دور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کے ساتھ ساری نفرتیں مٹا دیں اور بڑی محبت کے ساتھ ہم ایک دوسرے سے ملنے لگے ہیں۔

چنانچہ ایک صاحب کا ابھی کل ہی خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ بہت دیرینہ میری اپنے عزیزوں، اپنے چچا، اپنے بعض دوسرے دوست لوگوں سے، رشتہ داروں سے قریبی شریکے کی دشمنیاں چلی آرہی تھیں۔ نماز تو ہم ایک ہی مسجد میں پڑھتے تھے لیکن کبھی ایک دوسرے کو السلام علیکم نہیں کہا۔ کہتے ہیں کہ اب جب، ان کو تو غالباً کسی نے نصیحت بھی نہیں کی خود ہی خیال آیا یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر رہے ہیں، ان کو ایک دن خیال آیا کہ یہ تو بڑا ظلم ہے کہ دشمن بھی ہمیں مار رہا ہو اور ہم بھی ایک دوسرے سے نفرت کا شکار ہوں یہ تو نہیں ہو گا چاہے مجھے

جھکنا پڑے، چاہے مجھے اپنا حق چھوڑ نا پڑے میں نے معافی میں پہلا ہاتھ بڑھانا ہے۔ کہتے ہیں چنانچہ میں نے اپنے بزرگ سے جا کر نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے تو ان سے معافی مانگی اور وہ بھی جس طرح بے اختیار انتظار میں ہوں دوڑ کر گلے لگ گئے۔ کہتے ہیں جو ہماری آنکھوں کا حال تھا جو ہمارے دل کی کیفیت تھی کوئی دنیا میں اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ ایسی روحانی لذت تھی کہ خدا کے فضل کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوسکتی۔ کہتے ہیں اس چسکے میں مَیں وہیں بیٹھ گیا کیونکہ میرا ایک اور بھی عزیز تھا جس سے میری لڑائی تھی میں نے کہا وہ نماز سے سلام پھیرے تو میں اس سے بھی ملکر جاؤں اور عجیب کہتے ہیں اتفاق تھا کہ اسکے دل میں بھی نماز کے دوران یہی کیفیت پیدا ہوگئی۔ میں اس کو تاک رہا تھا اس نے سلام پھیرا اور دوڑ کر میری طرف آیا اور کہا میں پہل کرتا ہوں حالانکہ فیصلہ پہلے میں بھی کر چکا تھا کہ میں نے ہی پہل کرنی ہے۔

یہ شہروں میں بھی واقعات ہو رہے ہیں، دیہات میں بھی واقعات ہو رہے ہیں اور دور دراز علاقوں میں آزاد کشمیر کے چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں وہاں بھی یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو خدائی تقدیر کے مطابق کام کر رہے ہیں اور ایک دفعہ پھر وہی دور آرہا ہے اللہ کے فضل اور احسان کے ساتھ کہ جس میں خدا تعالیٰ کے فرشتے دلوں کو باندھا کرتے ہیں انسان کے بس کی بات نہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے اس تجربے کے بعد لکھا کہ اب تو یوں لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کے زمانہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اس طرح ہمارے دل صاف ہوئے ہیں اس طرح محبتیں پیدا ہوئیں ہیں اپنے بھائیوں کے لئے کہ وہ واقعات جو تاریخ میں پڑھتے تھے وہ ذہن میں آنے لگ گئے ہیں۔

چنانچہ یہ وہ مضمون ہے جسے خدا تعالیٰ پہلے خوف دلا کر توجہ دلاتا ہے جس کی طرف اعلیٰ ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے پھر آسان طریق بتا دیتا ہے کہ اتنا تو کر سکتے ہو کہ ایک ہاتھ جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا اسے واپس نہیں لینا۔ کاٹا جائے، تم پارہ پارہ کئے جاؤ، ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ لیکن اب یہ ہاتھ جو ہے یہ اب واپس نہیں جائے گا۔ یہ فیصلہ کر لو تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ تم سے وہی سلوک کریں گے جو ان لوگوں سے ہوتا ہے جنکے متعلق فرمایا وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ جس لمحہ بھی اب تم پر موت آئے گی اس حالت میں وہ

لمحہ تمہارے اسلام کا لمحہ لکھا جائے گا۔ پھر وہ ان کو جذبات کی دنیا میں داخل کر دیتا ہے احسانات کی باتیں فرماتا ہے کہ کس طرح تم پر نعمتیں کیں تم سے پیار کا سلوک کیا، کیا تم ایسے ہو جاؤ گے ناشکرے کہ اب یہ نعمتیں پانے کے بعد پھر ان حالتوں میں واپس لوٹ جاؤ گے! اسکے بعد فرمایا کہ جو نعمتیں تم نے پالی ہیں ان کو اپنے تک محدود نہ رکھو ان کو آگے پھیلاؤ اور یہ جو حکم آتا ہے اب اس میں صرف مسلمانوں کی جماعت مراد نہیں ہے بلکہ غیر مسلم سوسائٹی تک بھی ان نعمتوں کو پھیلانے کی کوشش کرو۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا احسان اور یہ ہے قرآن کریم کی حیرت انگیز تعلیم کہ جو نعمت اتارتا ہے اسے عام کرتا چلا جاتا ہے۔ مسلمان سوسائٹی کو پہلے اس بات کی اہل بناتا ہے کہ وہ اس نعمت کو خود قبول کرلے اور خود قبول کرنے کے بعد فرماتا ہے کہ تم نے اس پر بیٹھ نہیں رہنا۔ تمہاری منزل صرف یہ نہیں ہے کہ تم ایسے ہو جاؤ اپنے ماحول کو بھی ایسا بناؤ۔ فرمایا:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۵﴾

کہ اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! تم نے اس نعمت کو خوب پالیا اب اس نعمت کو پھیلانے کی کوشش کرو۔ اپنے گرد و پیش اپنے ماحول میں یہی محبتوں کی نہریں جاری کر دو کیونکہ اسی کا نام جنت ہے۔ تم میں ایک امت اس بات پر وقف ہو جائے کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے، امر بالمعروف کرے اور نہی عن المنکر کرے وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۵﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو بالآخر نجات پائیں گے اور فلاح پائیں گے۔

چنانچہ پاکستان کے احمدیوں کے اوپر یہ بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے ان پر اپنی نعمت نازل فرمائی ان کے دل ملا دیئے تو اس بات پر خوش نہ ہوں نعوذ باللہ من ذالک کہ غیر آپس میں لڑ رہے ہیں، جو ان کا مقدر ہے وہ ان کے ساتھ ہے مگر تمہارا مقدر ان کی وجہ سے نہیں بدلنا چاہیئے، تمہارا مقدر بہر حال یہی رہے گا کہ تم غیروں کو بھی نیکی کی طرف بلاؤ اور ان کے دکھوں پر خوش ہونے کی بجائے ان کے دکھ دور کرنے کی کوشش کرو کیونکہ فلاح کی یہی راہ ہے جو قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوئی۔ پس اس وقت جو پاکستان کا معاشرہ مناقشتوں میں بٹ گیا

ہے، بے انتہا دکھ دیئے جارہے ہیں ایک دوسرے کو خدا کے نام پر مساجد میں نہایت گندی مغلظات ایک دوسرے کے فرقے کے خلاف بولی جارہی ہیں اور کھلم کھلا یہ تعلیم دی جارہی ہے مساجد سے کہ فلاں فرقے کے گھر جلاؤ تو تم جنت میں جاؤ گے، فلاں فرقے کے مال لوٹو گے تو تم جنت میں جاؤ گے، فلاں فرقے کے بزرگوں کی توہین کرو تو تم جنت میں جاؤ گے۔ فلاں فرقے کے معززین کو گندی گالیاں دو تو تم جنت میں جاؤ گے، عجیب عجیب نسخے بانٹے جارہے ہیں جنت کے! تو اس بات پہ خوش ہونے کا کوئی مقام نہیں کہ یہی چیزیں پہلے تمہارے خلاف ہورہی تھیں بلکہ قرآن تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تمہیں جس طرح ہم نے اپنے فضل سے بچایا اور محمد مصطفی ﷺ کے صدقے تم پر نعمتیں نازل فرمائیں اب یہ نعمتیں تم غیروں میں بانٹو اور انکی سوسائٹی کی بھی اصلاح کی کوشش کرو۔

پس تمام پاکستان کی جماعتوں پر یہ فرض ہے، قرآن کریم کی طرف سے عائد کردہ ہے وہ میرا حکم نہیں ہے کہ وہ تمام پاکستان کی سوسائٹی میں بھی اصلاح کی کوشش کریں۔ اصلاح معاشرہ کے لئے جہاں تک ممکن ہے جدوجہد کریں اور لڑنے والوں کو سمجھائیں کہ دیکھو خدا کے نام پر نفرتیں نہیں پھیلایا کرتے خدا کے نام پر تو محبتیں پھیلا کرتی ہیں۔ یہ عجیب دن چڑھ رہا ہے ہو تم کہ سورج کے نام پر تاریکیاں اتارنے لگے ہو۔ محمد مصطفی ﷺ کی محبت میں عورتوں کو بیوائیں بنا رہے ہو، بچوں کو یتیم کررہے ہو، گھروں کو جلا رہے ہو، زندہ جلا دیئے ہیں بعض لوگ گھروں میں اور مساجد کو ویران کررہے ہو اور مساجد کو منہدم کررہے ہو پھر آگیں لگا رہے ہو تیل چھڑک چھڑک کر۔ کس کی طرف سے تم آئے تھے کس کی طرف سے پیغام دینے لگے ہو؟ کون سا تم نے اپنا رخ مقرر کیا تھا کس طرف تمہاری منزل پھر گئی ہے؟ کچھ خدا کا خوف کرو، نصیحت جو دل سے نکلتی ہے وہ اثر کرتی ہے۔ آپ دل کی آواز اگر پہنچائیں گے اپنے معاشرہ میں تو یقیناً اس کا فائدہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ

فرمایا وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط کہ تم نصیحت بھی کرو اور پھر نصیحت پکڑو بھی ان سے کیونکہ تم جب نصیحت کرو گے تو تم زیادہ اس بات کے اہل ہو گے کہ ان سے نصیحت حاصل کرسکو اور تمہاری اندرونی جمعیت کو مزید تقویت ملے گی۔

کیسے عظیم الشان فطرت کے باریک راز ہیں جو اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا چلا جاتا ہے۔ عجیب کلام ہے، یہ تو ایسا کلام ہے کہ پڑھتے پڑھتے عاشق ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا کوئی انسان۔ فرماتا ہے ہم جو تمہیں کہتے ہیں دوسروں پر احسان کرو تو دراصل یہ تمہارا اپنے اوپر احسان ہوگا تم یہ نہ سمجھو کہ تم محسن بن جاؤ گے خدا کی تقدیر ایسی ہے کہ نیکی کرنے والے کو اسی وقت تازہ تازہ جزا بھی ساتھ ملنی شروع ہو جاتی ہے کسی نیکی میں خدا ادھار نہیں رکھتا۔ فرمایا پھر تو جب نصیحت کرو گے تو تمہیں خیال آئے گا کہ افسوس یہ لوگ کہاں سے آئے تھے اور کہاں چلے گئے، ان کا کیا حال ہوا اور تم ان سے نصیحت پکڑو گے اور تمہارے دل تقویت پائیں گے اور یہ فیصلے کرو گے کہ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا ان لوگوں کی طرح اب ہم نے نہیں ہونا جنہوں نے تفرقہ اختیار کر لیا وَاخْتَلَفُوا اور آپس میں اختلاف کر گئے۔ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ بعد اس کے کہ خدا کی طرف سے کھلے کھلے نشانات ان پر نازل ہوئے تھے۔ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۶﴾ اور ان لوگوں پر عذاب عظیم آنے والا ہے اس لئے ان کو بچاؤ بھی اور ان حالتوں سے بچنے کی بھی مزید کوشش کرو۔

فرماتا ہے یہ تو ہوگا لیکن بعض لوگوں کے مقدر میں بعض چیزیں لکھی جاتی ہیں تم کوشش کرو گے اسکی جزا پالو گے لیکن جن کے مقدر میں فلاح نہیں ہے، جن کے مقدر میں ہدایت نہیں ہے انہوں نے اپنے رستے پر چلتے رہنا ہے۔ اس لئے جب کوئی ناکامی اور نامرادی دیکھ لے اور پھر کوئی بچنے کی راہ نہ پائے اس وقت چہرہ کالا پڑ جایا کرتا ہے ایک نحوست سی چھا جاتی ہے چہرے کے اوپر تو فرمایا یہ نحوست تمہارے اپنے اعمال کا پھل ہے تمہیں خدا نے ایک نعمت عطا فرمائی تم پر نعمت نازل کی تم نے اس نعمت کا انکار کیا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ نے تمہیں محبت کی تعلیم دی تم نے اس تعلیم کو نفرتوں میں بدلا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ نے رحم اور شفقت کی تعلیم دی تم نے غیظ وغضب میں اس کو تبدیل کر دیا اس کے نتیجہ میں سوسائٹی میں عذاب کا پیدا ہونا ایک لازمی امر تھا۔ اب جب تم اس مقام پر پہنچ گئے ہو تو یہ ہے منہ کا کالا ہونا لیکن تم یہ جو سمجھ رہے ہو کہ یہ کھیل ہیں اور ان باتوں کے نتیجہ میں خدا کی غیر معمولی عذاب کی تقدیر نازل نہیں ہوا کرتی تو ہم تمہیں یہاں متنبہ کرتے ہیں یہ کہ کوئی کھیل نہیں تھا۔ یہ انتہائی خوفناک جرم ہیں خدا کی نظر میں۔ اس دنیا میں تو جو سزا تمہیں مل رہی ہے وہ مل رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں بتاتا ہے کہ تم نے جو عذاب کا انکار کیا ہے کہ ان باتوں کے

نتیجہ میں عذاب نہیں آیا کرتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو ان باتوں کے نتیجہ میں عذاب آ جایا کرتے ہیں۔ یہ جو عذاب ہے یہ دوسرا عذاب ہے، ایک عذاب تو ہے لڑائی جھگڑے فساد کے نتیجہ میں سوسائٹی ویسے ہی دکھوں میں مبتلا ہو جاتی ہے اور اسکے باوجود کھیلتے رہتے ہیں یہ لوگ اپنی زبان چاٹنے والی بلی کی طرح وہ مزے لوٹتے رہتے ہیں عذابوں کے اور سمجھتے ہیں کہ بس یہی ہے ہم نے مارا ہمیں مزہ آیا، انہوں نے مارا کچھ انہوں نے لطف اٹھالیا یہ کھیل چلتی ہے لیکن ایسی قومیں پھر ہلاک ہو جایا کرتی ہیں، ان کے اوپر خدا کے عذاب کے فرشتے پھر مسلط کئے جاتے ہیں۔ فرمایا تم جو یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نہیں ہوگا یہ بھی ہوگا اور اب تم اس عذاب کی تیاری کرو جو خدا کی طرف سے ان حالتوں میں نازل ہوا کرتا ہے۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ ہاں وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہیں نورانی ہو گئے خدا کے فضل کے ساتھ اللہ کی رحمت میں ہیں هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝ وہ ہمیشہ اللہ کی اسی رحمت میں رہیں گے۔

جو علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں اس وقت پاکستان میں وہ نہایت ہی قابل فکر ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپس کے اختلافات صرف مذہبی دنیا تک نہیں ہیں بلکہ سیاسی دنیا میں بھی اس طرح کی تفریقات ہو چکی ہیں۔ صرف مذہبی حقوق نہیں دبائے جارہے بلکہ سیاسی حقوق بھی دبائے جارہے ہیں۔ صرف مذہبی امور میں ہی غلط روش اختیار کرنے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہو رہی بلکہ سیاسی امور میں بھی پیشہ ور پیسہ لے کر غلط نظریات پھیلانے والوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ کچھ اندر سے ہو رہی ہے کچھ باہر سے ہو رہی ہے۔ نہایت ہی خوفناک حالت تک پاکستان اس وقت پہنچ چکا ہے۔ آنکھیں بند کرنے والوں کو تو کچھ بھی نظر نہیں آیا کرتا لیکن جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت عطا فرمائی ہے وہ دیکھ رہے ہیں کہ کس مقام کی طرف پاکستان پہنچ چکا ہے اور اس سے آگے پھر کیا ہے۔

چونکہ جماعت احمدیہ پر ذمہ داری ہے کہ قوم کو ہر قسم کی ہلاکت سے بچانے کی کوشش کرے اسلئے یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ آپ اپنے انتقام لیں اور چونکہ آپ پر ظلم کئے گئے ہیں اس لئے خوش ہوں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا اب ان کو مار پڑ رہی ہے۔ قرآن کریم ایسے عذابوں کی بھی خبر دیتا ہے جو قومی عذاب ہوتے ہیں۔ ان میں نیک لوگ بھی پھر تکلیفیں اٹھایا کرتے ہیں بدوں کے ساتھ اس لئے

جس حالت تک پاکستان پہنچ چکا ہے اور آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے وہ ایسے عذاب کی خبر دے رہی ہے حالت جس میں قومی طور پر عذاب آجایا کرتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ نیک و بد میں وہ تمیز نہیں رہا کرتی جو عام حالات میں پیدا کر دی جاتی ہے۔ ایک تمیز تو بہر حال ہوگی اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جہاں تک احمدیت کی صداقت کا تعلق ہے، احمدیت کے قرب الٰہی کا تعلق ہے اپنے نیک بندوں کو خدا تعالیٰ غیروں سے ممتاز ضرور کرے گا اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن قومی عذابوں میں نیک بندوں کو بھی تکلیفیں ضرور پہنچ جایا کرتی ہیں اور ایک تکلیف تو بہر حال پہنچتی ہے جب اپنے بھائی بندوں کو دکھوں میں مبتلا دیکھتے ہیں تو سب سے زیادہ دکھ پھر یہی لوگ محسوس کرتے ہیں اس لئے تیاری کریں اس بات کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے اسے غیروں تک پہنچائیں اور ان کو متنبہ کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ اچھی راہیں نہیں ہیں جن کو تم نے اختیار کیا ہے اور دن تھوڑے رہ گئے ہیں تمہارے اس لئے خوف کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ لیکن افسوس کہ جو اطلاعیں وہاں سے مل رہی ہیں وہ ایسی اطلاعیں نہیں ہیں جن پر انسان اطمینان حاصل کر سکے۔ واپسی کی بجائے بعض معاملات میں مزید آگے بڑھ رہے ہیں۔

چنانچہ آج ہی اطلاع ملی ہے ٹیلیفون پر کہ گوجرانوالہ کی ہماری مسجد پر سے مولویوں نے خود اوپر چڑھ کر کلمہ مٹایا کالی سیاہیاں پھیر کر اسکی تصویریں بھی پہنچی ہوئی ہیں میرے پاس۔ چند دن پہلے کی بات ہے کوئی خدا کا خوف نہیں کیا۔ کوئی حیا نہیں کی کہ ہم کن لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔ کلمہ مٹانے والوں کے اوپر جب اس حالت میں موت آئے تو ان کے متعلق کون کہہ سکتا ہے کہ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کا حق تم نے ادا کر دیا۔ بہر حال جس تاریکی میں وہ بس رہے تھے اس کا انہوں نے حق ادا کیا اور اس گواہی کو اپنے ہاتھ سے مٹایا کالا رنگ پھیر کر کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد مصطفی ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں۔ احمدیوں نے دوبارہ نسبتاً اونچی جگہ پہ وہی کلمہ مسجد میں لکھ دیا اور انہوں نے کرنا ہی تھا اور یہی کریں گے۔ کوئی نہیں ہے دنیا میں ایسی طاقت جو احمدیوں کو کلمہ پڑھنے سے یا کلمہ لکھنے سے روک سکے جو سزائیں تمہاری پٹاری میں موجود ہیں بے شک نکالتے چلے جاؤ بہر حال احمدی کلمہ سے نہیں ہٹے گا۔ یہ وہم دل سے نکال دے اگر کسی حکومت یا کسی قوم کے دماغ میں یہ وہم ہے۔ چنانچہ انہوں نے

لکھا اور ٹھیک لکھا اور میری یہی ان کو ہدایت تھی بلکہ میری ہدایت کا کیا سوال ہے میری ہدایت تو مانتے ہی کلمہ کی وجہ سے ہیں۔ کلمہ کا رشتہ نہ ہو تو میں کیا چیز ہوں ان کی نظر میں؟ اسلئے بہر حال ہر احمدی کلمہ پڑھے گا، کلمہ لکھے گا، کلمہ اس کا اوڑھنا بچھونا ہوگا، کلمہ اسکی زندگی کی ہر رگ میں دوڑے گا۔ چنانچہ ان پر اب باقاعدہ اس حکومت میں یہ مقدمہ درج ہوا ہے کہ احمدی کلمہ لکھ کر مسلمان بن رہے تھے اسلئے اس جرم میں ان کو تین سال کی سزا ملنی چاہئے اور چونکہ ان کے یعنی بات تو سچی ہے کہ احمدیوں نے لکھا ہے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے لیکن چونکہ ان کے پاس کوئی گواہ نہیں تھا رات کو کسی نے لکھا اس لئے ان کی عادت یہ ہے کہ سچ بھی ہو تو اس میں جھوٹ کی ملونی ضرور ملانی ہوتی ہے۔ چنانچہ تین آدمیوں کے نام چن لئے انہوں نے کہ یہ وہ آدمی ہیں جن کے اوپر ہم گواہی دلوائیں گے۔

عجیب بیچاری قوم کا حال ہو گیا ہے کہ قسمت سے سچ بولنے کا موقع بھی ہاتھ آئے تو وہ بھی گنوا دیتے ہیں۔ یہ کہہ دیتے کہ ٹھیک ہے کسی نے لکھا ہے ہم تحقیق کریں گے لیکن اوپر سے یہ لعنت بھی مول لے لی کہ جھوٹا الزام ان لوگوں پر لگایا جنہوں نے نہیں لکھا تھا لیکن وہ بھی عدالت میں پیش ہوں گے تو کہیں گے کہ اگر نہیں لکھا تو اب ہم لکھنے کے لئے تیار ہیں ابھی بھی ہم تمہارے سامنے یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کلمہ پڑھ کر ان کو گواہی دینی چاہئے عدالت میں۔

پس اگر یہ فیصلہ کر لیا ہے قوم نے تو پھر کرے پھر تو یہ جیلیں تھوڑی رہ جائیں گی آپ کیلئے پھر تو آپ کو اور جیلیں بنانی پڑیں گی۔ لیکن جس قسم کے تفرقات پھیل رہے ہیں مجھے تو ڈر ہے کہ اور بھی ہمارے پیچھے ایسے آنے والے ہوں گے جن کے ضمیر کچلے گئے ہیں، جن کی زبانوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ یہ تو اب رکنے والا معاملہ نہیں ہے اسلئے جو کچھ بھی ہوگا اور ایک احمدی بھی اس حالت میں نہیں مرے گا کہ وہ کلمہ مٹا رہا ہو۔ ہاں اس حالت میں جان دے گا کہ کلمہ لکھتے ہوئے اس پر حملہ کیا گیا اور کلمہ لکھنے کے نتیجہ میں اسے موت کی سزا ملی۔ یہ ہے وہ مقام جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴿۱۰۳﴾ اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! تم نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ یہ ہاتھ تم نے نہیں چھوڑنا خواہ یہ ہاتھ کاٹا جائے۔ یہ ہاتھ تم نے نہیں چھوڑنا خواہ

تمہارے سر قلم کئے جائیں اور گردنیں کاٹی جائیں اس ہاتھ کے ساتھ وابستہ رہو تو خدا کی قسم آسمان کا خدا گواہی دیتا ہے کہ اس حالت میں اگر تم مرو گے تو آسمان اور زمین کا ذرہ ذرہ یہ گواہی دے رہا ہوگا کہ تم مسلمان ہو تم مسلمان ہو، تم مسلمان ہو اور لعنتی ہیں وہ جو کلمہ مٹاتے ہوئے مارے گئے یعنی کلمہ مٹانے کے زور میں اگر فساد ہوا اس حالت میں جن کی جان نکل رہی ہوگی خدا کے فرشتے ان پر لعنت پھینک رہے ہوں گے۔

پس عجیب قوم ہے، یہ عجیب حکومت ہے کہ وہ لعنتیں اپنے ذمے سہیڑ رہے ہیں جو حضرت محمد مصطفی ﷺ کے زمانے میں کفار مکہ کے مقدر میں لکھی گئی تھیں۔ جب ایک دفعہ قدم غلط سمت میں اٹھتا ہے تو کس طرح اٹھتے اٹھتے ایسے مقام کو پہنچ جاتا ہے جہاں کہ منہ کی سیاہی سامنے پڑی ہوئی نظر آنے لگ جاتی ہے۔ وہ سارے ہاتھ جو کلمہ پر سیاہیاں مل رہے ہیں یہ وہی تو سیاہیاں ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ ۔ انہیں سیاہیوں سے تمہارے منہ کالے کئے جائیں گے قیامت کے دن اور اس دنیا میں بھی۔ **اس لئے احمدی نے تو کسی نے باز نہیں آنا یہ میرا پیغام ہے۔ اگر پاکستان کے احمدی قید میں چلے جائیں گے سارے تو باہر کے احمدی جائیں گے وہاں اور کلمہ پڑھتے ہوئے داخل ہوا کریں گے۔ لیکن نہیں رکیں گے کلمہ پڑھنے سے یہ وہ مقام نہیں ہے جہاں ہم تم سے تعاون کر سکتے ہیں کسی قسم کا بھی اس لئے وہم بھی یہ دل سے نکال دو۔**

اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ اپنے بھائیوں کے لئے بھی دعائیں کریں اور ان ظالموں کے لئے بھی دعائیں کریں جو اپنے لئے اپنے مقدر کو اتنا تاریک بنا چکے ہیں کہ روشنی کی کوئی کرن باقی رہتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ وہ سیاہی جس کا قرآن ذکر فرما رہا ہے خود اپنے مونہوں پر مل بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اگر یہ باز نہیں آئیں گے تو میں یہ آپ کو بتا دیتا ہوں کہ پھر یہ قوم اپنے ملک کے ظالموں کے نہیں بلکہ غیر ملک کے ظالموں کے سپرد کی جائے گی کیونکہ قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ جایا کرتا ہے تو تم پر جلاد اور سفاک مقرر کئے جاتے ہیں اسلئے بہت خوف اور خطرے کا مقام ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور جماعت احمدیہ کو ان کو نجات بخشنے

کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

ابھی چونکہ بارش ہے موسم خراب ہے عصر کے وقت بھی کچھ لوگ باہر سے آتے ہیں نماز پڑھنے کے لئے تو اسلئے نمازیں جمع ہونگی اور ایک نکاح ہونا تھا وہ آج عصر کی بجائے انشاءاللہ پھر مغرب کے بعد پڑھا دیا جائے گا۔